بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ خَيْرَةِ الْوَرٰی۔ امّا بعد

احقر عباد اللہ محمد باقر ابن محمد تقی عفی اللہ عن جرائمہما کی تالیف سے تاریخ ولادت و وفات و معجزات و غزوات اور تمام احوال شریفہ حضرت خاتم النبیّین و اشرف المرسلین و سیّد المنتجبین محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حبیب اللہ العالمین اور آپ کے آبائے طاہرین اور اصحاب متدینین کے حالات میں "حیات القلوب" کی یہ دوسری کتاب ہے اور اس کے چند ابواب ہیں۔

باب اوّل

حضرت سرورِ انبیاءؐ کا نسب مبارک اور آنحضرتؐ کے آباؤ اجداد کے حالات

پہلی فصل — آنحضرتؐ کے نسب کا تذکرہ۔

آنحضرتؐ کا مشہور شجرۂ نسب یہ ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ وہ عبدالمطلب کے بیٹے وہ ہاشم کے وہ عبدمناف کے وہ قصی کے وہ کلاب کے وہ مرہ کے وہ لوی کے وہ غالب کے وہ فہر کے وہ مالک کے وہ نضیر کے وہ کنانہ کے وہ خزیمہ کے وہ مدرکہ کے وہ الیاس کے وہ مضر کے وہ نزار کے وہ معد کے وہ عدنان کے وہ اود کے وہ اود کے وہ الیسع کے وہ الہمیسع کے وہ سلامان کے وہ النبت کے وہ حمل کے وہ قیدار کے وہ اسمٰعیل کے وہ ابراہیم خلیلؑ کے وہ تارخ کے وہ ناخور کے وہ شروغ کے وہ ارغو کے وہ فالغ کے وہ عابر کے وہ شالخ کے وہ ارفخشد کے وہ سام کے وہ نوحؑ کے وہ ملک کے وہ متوشلخ کے وہ اخنوخ کے وہ الیارد کے وہ مہلائیل کے وہ قینان کے وہ انوش کے وہ شیث کے اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ حضرت امِ سلمہ کی روایت کے مطابق عدنان اود کے بیٹے وہ زید کے وہ الثریٰ کے وہ اعراق الثریٰ کے بیٹے تھے۔ امِ سلمہ فرماتی ہیں کہ زید ہی ہمیسع ہیں اور ثری بنت۔ اور اعراق الثریٰ اسماعیلؑ ہیں۔ اور ابن بابویہ کی روایت کے مطابق عدنان اد کے وہ اود کے وہ زید کے وہ یقدد کے وہ ہمیسع کے وہ بنت کے وہ قیدار بن اسمٰعیلؑ کے بیٹے ہیں۔ اور ابن عباس کی روایت کے مطابق یہ ہے کہ عدنان بن ادد بن اود بن الیسع بن الہمیسع بن یحشم بن منحر بن سالوغ بن الہمیسع بن بنت بن قیدار بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن تارخ بن شروغ بن ارغو بن غابر بن ارفخشد بن متوشلخ بن سام بن نوحؑ بن ملک بن اخنوع بن مہلائیل بن زبازر۔ اور ایک روایت کے مطابق

دین کو تمہارے لیئے کامل کر دیا اور تمہارے لیئے راہِ نجات واضح کر دی اور کسی جاہل کے لیئے کوئی حجت نہیں چھوڑی لہٰذا جو شخص نادان ہو یا نادانی کا اظہار کرے یا تمہارے حق کا انکار کرے یا فراموش کرے یا فراموشی ظاہر کرے، تو اُس کا حساب خدا پر ہے اور خدا تمہاری حاجتیں پُوری کرنے والا ہے۔ مَیں تم کو خدا کے سپُرد کرتا ہوں تم پر سلامتی ہو۔ راوی نے اُن حضرتؑ سے پُوچھا کہ یہ تعزیت کِس کی طرف سے تھی۔ حضرتؑ نے فرمایا خدا کی جانب سے ہے۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہُوا ہے کہ آنحضرتؐ شہادت کے رُتبہ کے ساتھ دُنیا سے تشریف لے گئے جیسا کہ صفار نے بسندِ معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ روزِ خیبر دست بُزغالہ میں حضرتؐ کو زہر دیا گیا جب حضرتؐ نے اُس میں سے ایک لقمہ تناول فرمایا وُہ گوشت گویا ہُوا اور کہا یا رسُولؐ اللہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے اسی لیئے آنحضرتؐ اپنے مرض موت میں فرمایا کرتے تھے کہ آج اُس لقمہ نے میری پُشت توڑ دی جس کو مَیں نے خیبر میں کھایا تھا۔ اور کوئی پیغمبر اور وصی پیغمبر ایسا نہیں جو بغیر شہادت کے دُنیا سے رُخصت ہُوا ہو۔ اور دُوسری معتبر روایت میں فرمایا کہ زنِ یہودیہ نے حضرتؐ کو گوسفند کے شانہ میں زہر ملا کر کھلایا تھا۔ جب حضرتؐ نے اُس میں سے کچھ تناول فرمایا تو اُس شانہ نے کہا کہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے۔ یہ سُنکر حضرتؐ نے اُس لقمہ کو پھینک دیا۔ اور ہمیشہ وُہ زہر حضرتؐ کے جسم اقدس میں اثر کرتا رہا یہاں تک کہ اُسی کے اثر سے آپؐ کی وفات واقع ہوئی۔ اور عیاشی نے بسندِ معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ عائشہؓ و حفصہؓ نے اُن حضرتؐ کو زہر سے شہید کیا۔ لہٰذا ہو سکتا ہے کہ دونوں زہر آپ کی شہادت کا باعث ہُوا ہو۔ [1]

شیخ مفید، شیخ طوسی، شیخ طبرسی اور تمام محدثین خاصہ و عامہ نے روایت کی ہے کہ جب آنحضرتؐ نے دُنیا سے رحلت کی مہاجرین و انصار کے سربرآوردہ لوگ مثل ابوبکر و عمر و عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہ آنحضرتؐ کے اہلبیت کو اُسی غم و مصیبت میں چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ میں چلے گئے اور خلافت حاصل کرنے کی کوشش میں مشغول ہو گئے نہ اہلبیتؑ کو تعزیت دی نہ تسلی و دلاسا دیا اور نہ آنحضرتؐ کی تجہیز و تکفین کی جانب متوجہ ہوئے۔ اسی سبب سے اُن میں سے بہت لوگوں کو آنحضرتؐ کی نماز جنازہ میں شریک ہونے کا شرف حاصل نہ ہُوا جناب امیرؑ نے بریدہ کو اُن لوگوں کے پاس بھیجا کہ حضرتؐ کی نماز جنازہ میں حاضر ہوں مگر وُہ لوگ نہ آئے جب تک کہ اپنی بیعت لوگوں سے نہ

---

[1] جیسا کہ اہلسنت کی سب سے معتبر کتاب صحیح بخاری میں درج ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مرض کی حالت میں ہم نے رسُولؐ اللہ صلعم کے مُنہ میں دوا ڈالی آپ نے اشارہ سے فرمایا کہ میرے مُنہ میں دوا نہ ڈالو ہم سمجھے کہ مریض دوا سے نفرت کرتا ہے، اسی لیئے حضورؐ نے یہ فرمایا ہے جب آپ کو ہوش آیا تو فرمایا کیا مَیں نے تم کو مُنہ میں دوا ڈالنے سے منع نہیں کیا تھا ہم نے عرض کیا کہ ہم یہ سمجھے کہ مریض دوا سے نفرت کرتا ہے۔ اسی طرح آپ نے بھی ممانعت فرمائی۔ فرمایا سوا عباسؓ کے گھر میں ہر شخص کے مُنہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے عباسؓ کے مُنہ میں نہ ڈالی جائے کیونکہ وُہ تمہارے پاس موجود نہ تھا۔ ترجمہ بخاری شریف پ۱۸ حدیث ۱۶۷۳ مطبوعہ حمیدیہ پریس دہلی ص ۱۸۹۔ لہٰذا یہ قیاس یقین کے درجہ تک پہنچتا ہے کہ آنحضرتؐ کے آخری مرض میں آپ کو زہر ضرور دیا گیا جس سے آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ ۱۲ مترجم۔

لے لی۔ اور اُس وقت فارغ ہوئے جب آنحضرتؐ دفن کر دیئے گئے۔ جب صبح ہوئی جناب فاطمہؑ نے فریاد کی کہ کیسی بد صبح ہوئی ہے کہ تیرا دن بہت ہی منحوس ہوگا۔ ابوبکر نے جب یہ سُنا تو کہا تمہارا دن بدترین ایام ہے۔ پھر وُہ فرصت کو غنیمت سمجھ کر کہ امیرؑ المومنین آنحضرتؐ کے دفن و کفن میں مشغول ہیں اور بنی ہاشم حضرتؐ کے غم میں گرفتار ہیں سقیفہ میں چلے گئے اور آپس میں اتفاق کیا کہ ابوبکرؓ کو خلیفہ قرار دیں جیسا کہ آنحضرتؐ کی زندگی میں ایسی ہی سفارش کی گئی تھی اور انصار میں سے لوگوں نے چاہا کہ سعد بن عبادہ کو خلافت کے لیئے منتخب کریں۔ لیکن وُہ مہاجرین کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اس سبب سے مغلوب ہو گئے۔ جب ابوبکرؓ کی بیعت تمام ہو گئی تو ایک شخص امیرؑ المومنین کی خدمت میں حاضر ہُوا جبکہ وُہ حضرتؑ بیلچہ ہاتھ میں لیئے ہوئے حضرتؐ کی قبر مطہر درست کر رہے تھے اور کہا منافقوں نے ابوبکرؓ سے بیعت کر لی اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ آپ فارغ ہو جائیں گے تو آپ کا حق غصب نہ کر سکیں گے۔ جناب امیرؑ نے یہ سُنکر بیلچہ ہاتھ سے رکھ دیا اور یہ آیتیں پڑھیں:- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ (آیات ۱ تا ۴ سورۃ عنکبوت پ۲۰) الٓمّٓ۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وُہ صرف اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کا امتحان نہ لیا جائے گا حالانکہ اُن سے قبل جو لوگ تھے سب امتحان میں مبتلا کیئے جا چکے ہیں تو خدا تو یقیناً سچے اور جھُوٹے لوگوں کو جانتا ہے۔ یا ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے جو بُرے اعمال بجا لاتے ہیں کہ ہماری گرفت سے نکل جائیں گے (اگر ایسا ہے تو) یہ لوگ کیا غلط خیال کیئے ہوئے ہیں") اس کا قصہ مفصل طور پر اس کے بعد دُوسری جلد میں انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

شیخ طوسی نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ لوگوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ کیا امیرؑ المومنین نے جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسلِ میت دینے کے بعد خود بھی غسل مس میت کیا تھا یا نہیں۔ حضرتؑ نے جواب میں لکھا کہ جناب رسُولِ خداؐ طاہر و مطہر تھے لیکن امیرؑ المومنین نے غسل کیا تھا۔ اور یہ سنت جاری ہوئی کہ ہر میت کو (قبل غسل میت اگر مس کریں تو غسل کریں۔

شیخ طوسی، شیخ طبرسی اور تمام محدثین خاصہ و عامہ نے روایت کی ہے کہ روز شوریٰ جبکہ امیرالمومنینؑ نے اہل شوریٰ پر حجتیں تمام کیں تو فرمایا کہ کیا تم میں کوئی میرے علاوہ ہے جس نے رسُولؐ خدا کو غسل دیا ہو اُن فرشتوں کے ساتھ جو بہشت کی خوشبوئیں اور پھُول لے کر نازل ہوئے تھے۔ وُہ آنحضرتؐ کے جسم اقدس کو پھیرتے جاتے تھے اور مَیں اُن کی آوازیں سُنتا تھا۔ وُہ کہتے تھے کہ آنحضرتؐ کی شرمگاہ کو پوشیدہ رکھو تاکہ تم کو خدا پوشیدہ رکھے۔ سب نے کہا کوئی نہیں۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا کیا میرے سوا تمہارے درمیان کوئی ہے جس نے آنحضرتؐ کو اپنے ہاتھوں سے کفن پہنایا ہو اور دفن کیا ہو۔ سب نے کہا نہیں۔ پھر فرمایا کیا تم میں کوئی میرے سوا ہے جس کی طرف خدا نے تعزیت بھیجی ہو۔ جبکہ جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی تھی اور فاطمہ زہراؑ آنحضرتؐ پر گریہ کر رہی تھیں ناگاہ میں نے گھر کے ایک گوشہ سے کسی کو جس کو مَیں نہیں دیکھ رہا تھا یہ کہتے ہوئے سُنا

کتاب مستطاب

« حیوة القلوب »

در احوالات حضرت

(خاتم انبیاء محمد مصطفی)

(صلی الله علیه و آله و سلم)

(جلد دوم)

از مؤلفات:

علامه مجلسی رحمة الله علیه

با تصحیح کامل

از انتشارات:

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری تلفن ٥٣١٩٦٦

(چاپ اسلامیه)

رفت تا آنکه دین را از برای شما کامل گردانید و راه نجات را از برای شما بیان کرد و از برای هیچ جاهلی حجتی نگذاشت پس کسیکه نادان باشد یا اظهار نادانی نماید یا انکار حقی بکند یا فراموش کند یا اظهار فراموشی نماید پس با خداست حساب او و خدا برآورندهٔ حاجت های شماست و شما را بخدا میسپارم والسلام علیکم راوی پرسید از آن حضرت که این تعزیت از جانب کی بود حضرت فرمود که از جانب خداوند عالمیان بود و در احادیث معتبره وارد شده است که آن حضرت بشهادت از دنیا رفت • چنانچه **صفار** بسند معتبر از حضرت **صادق (ع) روایتکرده استکه** در روز خیبر زهر دادند آن حضرت را در دست بزغالهٔ چون حضرت ص لقمهٔ تناول فرمود آن گوشت بسخن آمد و گفت یارسول‌الله مرا بزهر آلوده‌اند پس رسولخدا درمرض موت خود میفرمود امروز پشت مرا درهم شکست آن لقمه که در خیبر تناول کردم و هیچ پیغمبر و وصی پیغمبر نیست مگر آنکه بشهادت از دنیا میرود و در روایت معتبر دیگر فرمود که زن یهودیه آن حضرت را زهر داد در ذراع گوسفندی و چون حضرت قدری از آن تناول فرمود آن ذراع خبر داد که من زهر آلوده‌ام پس حضرت آن را انداخت و پیوسته آن زهر در بدن آن حضرت اثر میکرد تا آنکه بهمان علت از دنیا رحلت نمود • **عیاشی** بسند معتبر از حضرت صادق (ع) روایتکرده است که عایشه و حفصه لعنةالله علیهما و علی ابویهما آن حضرت را بزهر شهید کردند و محتمل است که هردو زهر در شهادت آنحضرت دخیل بوده باشند ، شیخ مفید و **شیخ طوسی و شیخ طبرسی** و سایر محدثان خاصه و عامه روایتکرده اند که چون حضرت رسول ص از دنیا رحلت نمود منافقان مهاجران و انصار مانند ابوبکر و عمر و عبدالرحمن بن عوف و امثال ایشان اهلبیت آنحضرت را بر آنحال گذاشتند و بتعزیت ایشان نپرداختند و متوجه تجهیز آنحضرت نگردیدند و رفتند بسقیفهٔ بنی ساعده و متوجه غصب خلافت شدند و باین سبب اکثر ایشان نماز بر آن حضرت را در نیافتند و حضرت امیرالمؤمنین ع بریده را بنزد ایشان فرستاد که بنماز آن حضرت حاضر شوند ایشان نرفتند تا آنکه بیعت خود را در وقتی تمام کردند که حضرت را دفن کرده بودند و چون صبح شد حضرت فاطمه فریاد بر آورد واسوء صباحاه یعنی روز بد بیا که روز تست چون ابوبکر لعین این سخن را شنید از روی شماتت گفت روز تو بدترین روزهاست پس آن ملاعین فرصت را غنیمت شمردند که حضرت امیرالمؤمنین (ع) متوجه تجهیز و تغسیل و دفن آن حضرت است و بنی هاشم بمصیبت آن حضرت درمانده‌اند پس رفتند و با یکدیگر اتفاق کردند که ابوبکر را خلیفه گردانند چنانچه در حیات حضرت رسول ص چنین توطئه کرده بودند و چون منافقان انصار خواستند که خلافت را برای سعد بن عباده بگیرند با منافقان مهاجران مقاومت نتوانستند کرد مغلوب شدند چون بیعت ابوبکر تمام شد مردی بخدمت حضرت امیرالمؤمنین (ع) آمد در وقتی که آنحضرت بیل در دست داشت و قبر شریف حضرت رسول را میساخت و گفت منافقان صحابه با ابوبکر بیعت کردند از ترس آنکه مبادا چون شما فارغ شوید نتوانند غصب حق شما نمود پس حضرت بیلی که در دست داشت بر زمین گذاشت و این آیات را خواند «بسم‌الله الرحمن الرحیم الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وهم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلهم فلیعلمن‌الله الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین ام حسب الذین یعملون السیئات ان یسبقونا ساء ما یحکمون» و تفصیل این قصه بعد از این در مجلد دیگر مذکور خواهد شد انشاءالله **شیخ طوسی** بسند معتبر روایت کرده است که بخدمت حضرت امام محمد نقی (ع) نوشتند که آیا امیرالمؤمنین ع غسل کرد در وقتیکه حضرت رسول ص را غسل داد حضرت در جواب نوشت که حضرت رسول ص طاهر و مطهر بود ولیکن امیر المؤمنین غسل کرد و سنت چنین جاری شد که هر میتی را که مس نمایند غسل کنند • **شیخ طوسی** و شیخ طبرسی و سایر محدثان خاصه و عامه